مصیبت میں صبر اور نعمت پر شکر کرنا اہل ایمان کی نشانی ہے۔ (حدیث نبوی ﷺ)

صبر و شکر

نسیم عباس

مکتبہ انوار الثقلین

بمقام اٹھر

تحصیل پنڈ دادنخان (ضلع جہلم)

"صبر و شکر"

ولئن ازقنا الانسان منا رحمة ثم نزعنٰها منہُ انہٗ ہ
ولئن ازقنہُ نعماء بعد ضراء مسیتہ لیقولن ذھب السیٔات
عنی انہ لفرح فخور ہ الا الذین صبروا وعملوا الصٰلحٰت ط
اوٰلئک لھم مغفرۃ و اجر کبیر (سورہ ھود آیات نمبر۹ تا ۱۱ پارہ نمبر۱۲)

ترجمہ:- اور اگر ہم چکھائیں انسان کو اپنی رحمت کا مزا، پھر چھین لیں اس سے تو وہ مایوس و منکر ہوتا ہے، اور اگر چکھائیں اس کو سکھ (کا مزا) بعد دکھ پہنچنے کے تو کہتا ہے گئی سختیاں مجھ سے تحقیق وہ خوش جوش اکڑتا ہے، سوائے ان کے جنہوں نے صبر کیا اور عمل نیک کئے ایسوں کیلئے مغفرت اور بڑا اجر ہے"

انسان کا عام دستور ہے کہ جب خوشحالی کے خدا اس سے کوئی نعمت لے لے تو وہ مایوس ہو جاتا ہے یعنی صبر نہیں کرتا اور جب دکھ کے بعد خدا اسکو آرام عطا فرمائے تو شکر نہیں کرتا بلکہ اکڑتا اور لوگوں کے سامنے فخر کرتا پھرتا ہے ہاں ایسے خدا کے بندے بھی موجود ہیں جو مصیبت کے وقت بجائے مایوسی کے صبر کرتے ہیں اور راحت کے وقت بجائے اکڑنے کے شکر کرتے ہیں پس انہی کیلئے اجر کبیر ہے۔ حضرت موسیٰؑ کسی کی تلاش میں نکلے ایک عابد کے ہاں پہنچے پھر دوسرے عابد کے گئے اور اس نے بڑے عابد کا پتہ دیا جب اس کے پاس پہنچے تو دیکھا وہ ایک لوہار ہے جو اپنی ہلال کمائی میں مشغول ہے اور زبان پر شکر پروردگار جاری ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے پوچھا تیری زیادتی عبادت کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا۔ "حلال روزی کماتا ہوں، اور واجبات ادا کرتا ہوں"۔

دکان کی آمدنی میں سے ایک حصہ مالک کو دوسرا حصہ بچوں کیلئے اور تیسرا حصہ فی سبیل اللہ مساکین کو دیا کرتا ہوں پس اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر راضی ہوں، سختی پر صبر کرتا ہوں اور نعمت پر شکر کرتا ہوں، آمدنی کم ہو جائے تو گھبراہٹ و مایوسی کا اظہار نہیں کرتا اور زیادہ ہو جائے تو اتراتا اور اکڑتا نہیں ہوں۔ اس نے پوچھا آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں تو جواب دیا کہ موسیٰؑ بن عمران کے وطن سے تو اس کہا کہ گھر جانے کا کیا خیال ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے جواب دیا جانا چاہتا ہوں تو اس نے ایک بادل کو حکم دیا وہ فوراً حاضر ہوا اور پوچھا کہاں برسے گا تو اس نے جواب دیا کہ فلاں جگہ پر پھر اس کو روانہ کر کے دوسرے کو بُلایا پھر تیسرے کو آخر ایک نے کہا کہ میں حضرت موسیٰؑ کے ملک پر جاؤنگا۔ تو عابد نے حضرت موسیٰؑ کو سوار کر کے روانہ کیا۔

جب آپؑ کوہ طور پر پہنچے تو عرض کی اے پروردگار تجھے اس لوہار کی کونسی عادت پسند آئی، ارشاد ہوا کہ وہ میری قضا پر راضی میری آزمائش پر صابر اور نعمتوں پر شاکر ہے۔ چنانچہ حدیث قدسی کا مضمون وارد ہے۔

من لم یصبر بلائی و لم یشکر علی نعمائی ولم یرھن بقضائی فلیحرج من ارضی و سمائی و لیعبد ربا سوائی۔

ترجمہ:- جو شخص میری قضا پر راضی نہ ہو میری آزمائش پر صبر نہ کرے اور میری نعمتوں کا شکر نہ کرے تو میری زمین سے نکل جائے اور کوئی دوسرا خدا تلاش کرے۔

نسیم عباس کے دیگر کتابچے

ایذا رسانی قرآن واہلبیتؑ کی نظر میں

آزمائش

فرامین حضرت امام علی رضا علیہ السلام

کامیابی اور نجات کیسے ممکن ہے؟

خواہشات نفسانی قرآن کی نظر میں

صبر و شکر

ہم سب مجرم ہیں؟

انفاق فی سبیل اللہ

استحکام پاکستان کے تقاضے

صِلہ رحم

شیطان کا انٹرویو

پستی کے عمیق گڑھوں میں گرنے کے اسباب

دہشت گردی کی نرسریاں دینی مدارس۔۔۔۔۔۔؟

مکتبہ انوار الثقلین بمقام اتھر

تحصیل پنڈ دادنخان (جہلم)